کیا یہ سچ نہیں کہ اللہ کی سنت نہیں بدلتی اور رب العزت کی یہ عادت نہیں کہ کسی بھی بستی کو ہلاک کردے جب تک لوگ خود ظالم نہ ہوں؟

کہا جاتا ہے کہ ''عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ دنیا میں تشریف آوری'' پر ہر سُو انصاف ہوگا۔ شرافت، امن، سکون سے دنیا جگمگائے گی۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کی تشریف آوری قربِ قیامت کی نشانی ہوگی۔ اگر ہم اللہ رب العزت کی قرآنِ مجید میں بتائی گئی عادت کو پیشِ نظر رکھیں تو گمان وخیال کی یہ باتیں آپس میں متصادم دکھائی دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک عادت، ایک سنت یہ بتائی ہے

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ ٱلْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِىٓ أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُوا۟ عَلَيْهِمْ ءَايَـٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِى ٱلْقُرَىٰٓ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَـٰلِمُونَ ﴿٥٩﴾

''(اے رسولِ کریم ﷺ) اور تیرا رب ایسا نہیں ہے کہ بستیوں کو ہلاک کرے جب تک ان کے مرکزی شہر میں رسول نہ بھیج دے جو انہیں ہماری آیتیں سنائے اور ہم بستیوں کو اس وقت تک ہلاک نہیں کرتے جب تک ان کے رہنے والے ہی ظالم نہ ہو جائیں'' (القصص۔۵۹)

جس رب کی عادت یہ ہو کہ اس نے کسی ایک بستی کو بھی ہلاک نہیں کیا جب تک کہ ان کے مرکز میں اپنا رسول نہیں بھیج لیتا تھا جو لوگوں کو اللہ کی آیات سناتا تھا اور رسول بھیجنے کے بعد بھی اُس وقت تک ہلاک نہیں کرتا تھا جب تک لوگ خود ہی ظالم نہ ہو جائیں تو کیا اس رب سے یہ توقع کی جاسکتی تھی کہ تمام انسانوں کیلئے رسول بھیجے بغیر قیامت برپا کر کے انہیں ہلاک کر دیتا؟ اور کیا ایسی عادت والے رب سے یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ رسول بھیجنے کے بعد انسانوں کو اُس وقت سے پہلے ہی ہلاک کر دے جب تک کہ وہ ظالم نہ ہو جائیں؟ نہیں! اس لئے کہ ہم جانتے ہیں ہمارے خالق ہمارے رب کی سنت نہیں بدلتی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی عادت پر قائم رہتے ہوئے آقائے نامدار، رحمت للعالمین، خاتم النبیین ﷺ کو دنیا کے تمام انسانوں پر احسانِ عظیم کرتے ہوئے امی القریٰ میں رسولِ کریم بنا کر بھیج دیا ہے ۔ آقائے نامدار ﷺ سے قبل جتنے بھی رسول بھیجے گئے بستیوں اور قوموں کی طرف بھیجے گئے۔ وہ زمان ومکان کے حوالے سے پہچانے گئے لیکن سلام ہو ہمارے آقا پر جن کی ذات اقدس کو زمان ومکان میں محدود نہیں کیا گیا لامحدود کر دیا گیا۔ وہ زمان ومکان سے نہیں زمان ومکاں ان سے ہے۔ زمان پہلے ان کے آنے کا منتظر تھا اور اب زمان کا وجود اور بقا آقائے نامدار ﷺ کے ادب اور ان کے ساتھ آئے ہوئے نور (قرآنِ مجید) کو ماننے سے مشروط ہے۔

قرآنِ مجید کلام اللہ ہے۔اس میں اپنے بارے میں بہت کچھ بتا رہے ہیں۔اللہ رب العزت ازل سے ابد تک کے بارے میں بیان فرما رہے ہیں۔ بیتا ہوا کل بتا رہے ہیں اور آنے والے کل میں چھپا کیا ہے اسے کھول رہے ہیں۔کائنات کے اسرار و رموز سے پردہ اٹھا رہے ہیں۔کائنات اور انسان کی تخلیق کے اغراض و مقاصد بیان فرما رہے ہیں۔انسان کی بیتی تاریخ بتا رہے ہیں۔ کھلے اور دو ٹوک انداز میں بتا رہے ہیں کہ کون فائدے میں رہا اور کیوں فائدے میں رہا اور کون برباد ہوا، خسارے میں رہا اور ایسا اس کے ساتھ کس وجہ سے ہوا۔آدم علیہ السلام سے لے کر روزِ آخر تک پیدا ہونے والا کوئی انسان نہیں جو نفسیات، عادات، رویوں اور روش کے حوالے سے زیر بحث نہ لایا گیا ہو۔ارشاد فرمایا:

لَقَدْ أَنزَلْنَآ إِلَيْكُمْ كِتَـٰبًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٠﴾

''یقیناً اب ہم نے تم لوگوں کی طرف ایک کتاب اتاری ہے جس میں تمہارا ذکر ہے۔تو کیا تم عقل و فکر سے کام نہیں لو گے؟'' (الانبیاء۔۱۰)

اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں اپنے چنے ہوئے اور مختص بندوں کی عظمتوں اور شان کو بیان کر رہے ہیں۔اللہ ان کے نام لے کر اور بعض کا نام لئے بغیر تعریفوں کے پل باندھ رہا ہے کہ اس سے بڑا قدر دان کوئی نہیں۔لیکن لگی لپٹی رکھے بغیر یہ بھی بتا رہا ہے کہ مجرمین کو سزا دینے والا بھی ہے۔ چند انتہائی بدبخت نافرمانوں، سرکشوں فرعون، ھامان، قارون، سامری کا نام لے کر ہر لمحہ ذلت و رسوائی کی کالک ان کے چہروں پر مل رہا ہے اور بتا رہا ہے کہ آقائے نامدار رسولِ کریم ﷺ کے گستاخوں کیلئے چاہے وہ ابولہب ہو ذلت و رسوائی ہمیشہ کیلئے مقدر ہو جاتی ہے۔

قرآنِ مجید کھول کر بتا رہا ہے کہ کائنات کے مالک اور خالق اللہ رب العزت کو خاتم النبیین، رحمت للعالمین، رسولِ کریم ﷺ کے گستاخ پسند نہیں اور اس کے نزدیک ادب یہاں تک ہے کہ اُن کی آواز سے کوئی اپنی آواز بلند نہ کرے وگرنہ برباد ہو گا اور اسے اس کی بھی پرواہ نہ ہو گی کہ وہ ایمان والا ہے یا کافر۔قرآنِ مجید کو دھیان سے پڑھ کر انسانیت جان لے کہ حیات کو اوزون کی تہوں میں بننے والے سوراخوں اور پگھلنے والے گلیشیر سے خطرہ نہیں بلکہ آقائے نامدار، خاتم النبیین، رسولِ کریم، رحمت للعالمین ﷺ کے ادب کو بھلا دینے میں کائنات کے وجود کو خطرات لاحق ہیں۔رسولِ کریم ﷺ پر درود و سلام ہے ہر لمحہ صبح و شام۔ کائنات کی بساط لپیٹ دی جائے گی جب آقائے نامدار رسول کریم ﷺ کے ادب کا انسانوں کے ہاں اتنا فقدان ہو گا کہ ان کے سنائے ہوئے قرآنِ مجید کو بھلا کر ظالم ہو جائیں گے۔ یارب! ہم تیرے احسان عظیم کو مانتے ہیں کہ تو نے رسولِ کریم ﷺ کو ہماری طرف بھیجا۔یارب! تو ان کا ادب سمجھنے اور ادب کرنے والوں میں سے ہمیں کر کے ایک بڑا احسان اور فرما۔آمین اور یارب! اگر تو ہمیں وہ دن دکھائے جس کا تو نے وعدہ کیا ہے تو ہمیں ظالموں کے ساتھ نہ رکھنا۔